بہ یادگار جشن جمہوریہ ہند

نغمات وطن

از

محمد تاج الدین تاج اورنگ آبادی

نائب محاسب سیول ڈسٹرکٹ نظام آباد

قطعہ

مبارک جشن جمہوری مبارک تمناؤں کی مسروری مبارک
کریں پیدا فضائے دستداری عزائم کو ہو شہ زوری مبارک

قیمت فی جلد — ۱ر سکہ ہند

انتساب و نذر

میں اپنی یہ تصنیف ہر اُس پرخلوص اور باذوق ہستی کے نام معنون کرنیکی عزت حاصل کرتا ہوں جو انسانیت کی بنیادوں پر وطن پرستی اور انسان دوستی کے رشتوں کو تمام دُنیاوی رشتوں سے بلند و بالا سمجھتی ہے۔

"گر قبول افتدز ہے عز و شرف"

قاضی محمد تاج الدین تاج اورنگ آبادی

نائب محاسب جیل نظام آباد۔ دکن

مورخہ ۲۶ر جنوری سنہ ۱۹۵۶ء

نغمۂ وطن

بھارت وطن ہمارا، بھارت جہاں ہمارا ۔۔ بھارت کا پاسباں ہے، ہر نوجواں ہمارا
گہوارۂ محبت ہے یہ زمین بھارت ۔۔ گلدستہ حسیں ہے، ہندوستاں ہمارا
تہذیب مشرقی کا ہے بہترین نمونہ ۔۔ عالم کا رہنما ہے، قومی نشاں ہمارا
باپو کی رہبری سے، جنتا کی کوششوں سے ۔۔ آزاد ہو گیا ہے، ہندوستاں ہمارا
امن و اماں کا مرکز، فکر و نظر کا محور ۔۔ الفت اثر مجسم، ہندوستاں ہمارا
رام و رحیم والے بستے ہیں مدتوں سے ۔۔ تہذیب کا چمن ہے یہ بوستاں ہمارا
عیسائی پارسی سکھ اور بدھ کے پجاری ۔۔ سب مل کے کہہ رہے ہیں، یہ ہے جہاں ہمارا

اے تیغ صدق دل سے سب کی یہی دعا ہے
پھولے پھلے جہاں میں یہ گلستاں ہمارا

نغمۂ شانِ وطن

اے ذی نشاں اے خوش نشاں جنت نشاں ہندوستاں ؛ اے باغِ اُلفت بے خزاں ہندوستاں ہندوستاں
اے گلشنِ جنت نشاں ہندوستاں ہندوستاں ؛ جنت نشاں جنت نشاں ہندوستاں ہندوستاں
اے مشعلِ راہِ اماں جمہوریت کے پاسباں ؛ عزت نشاں عزت نشاں ہندوستاں ہندوستاں
اے رہنمائے کارواں اے منزلِ گم گشتگاں ؛ اے کشورِ رفعت نشاں ہندوستاں ہندوستاں
اے خوگرِ صدقِ بیاں اے مسکنِ آزادگاں ؛ اے امن کے عالی نشاں ہندوستاں ہندوستاں
اے آرزوئے دل نہاں اے ملجاءِ پیر و جواں ؛ امیدگاہِ بیکساں ہندوستاں ہندوستاں

ہے تاجؔ کا صدقِ بیاں مقصودِ دل مطلوبِ جاں
عالی نشاں عالی نشاں ہندوستاں ہندوستاں

قطعہ آزادیٔ وطن

جشنِ جمہور مناؤ کہ ہے یہ شانِ وطن ؛ حسنِ اخلاق سنوارو کہ بڑھے آنِ وطن
خدمتِ خلق کو مقصود بناؤ کہ ابھی ؛ کام باقی ہیں بہت اور ہے میدانِ وطن

تاجؔ

نغمۂ نوجوانانِ وطن

نوجوانِ وطن، عزّ و شانِ وطن ۔ تجھ سے تابندہ ہے داستانِ وطن
تیرے نقشِ قدم پر رواں قافلہ ۔ پاسبانِ وطن، مہربانِ وطن
شادماں ہیں سبھی، اور آزاد ہیں ۔ ہے بہار آفریں خوب شانِ وطن
نغمۂ جانفزا ہے محیطِ چمن ۔ خوش بیاں ہیں بہت مدح خوانِ وطن
روحِ انسانیت سن کے مسرور ہے ۔ دلکش و دلربا داستانِ وطن
پھول ہنستے ہیں اور جھومتی ڈالیاں ۔ مست و بے خود ہے اب باغبانِ وطن
دل ہے مسرور اور زندگی شاد ہے ۔ اے شبابِ وطن، نوجوانِ وطن
تو فروزندہ شمعِ محفل ہے آج ۔ تجھ سے عالم میں قائم ہے شانِ وطن
جذبۂ خدمتِ خلق کا ہے سبب ۔ باعثِ فخر ہیں نوجوانِ وطن
راہ باپو کی روشن ہے اور صاف ہے ۔ جس پہ ہیں گامزن نوجوانِ وطن

تاج کی ہے دعائے دلی اے خدا
اور بڑھ جائے تہذیب و شانِ وطن

بابائے قوم مہاتما گاندھی جی کی تعلیمات کا اثر

جہانِ ہند کی باپو نے جگ میں شان پیدا کی ؛ ضیائے عزم و ہمت سے نرالی شان پیدا کی

ہوئیں آساں مشکل منزلیں اُن کے ارادوں سے ؛ خلوصِ قلب سے مردہ دلوں میں جان پیدا کی

تشدد کی صفت پر حکمراں طبقہ تھا یاں نازاں ؛ جھکے سر سرکشوں کے صبر سے وہ شان پیدا کی

اہنسا اور ستیہ کو بھلا بیٹھے تھے مدت سے ؛ صداقت کی لگن سے اک لگن انجان پیدا کی

عزائم میں ہر اک کے انقلابی روح پھونکی ہے ؛ بڑھا ہے قافلہ کیفیت ذی شان پیدا کی

مقابل ظلم و استبداد کے سینہ سپر ہو کر ؛ ہجوم یاس میں اللہ کی پہچان پیدا کی

عمل سے اپنے بھائی چارگی کا درس دے ڈالا ؛ مٹا کر تفرقوں کو ایکتا کی شان پیدا کی

غرض اے مفلح باپو نے کئے ہیں کام وہ اعلیٰ
جگت میں واقعی انسانیت کی شان پیدا کی

۷

احترامِ وطن

وطن کا اہلِ وطن احترام کرتے ہیں ٭ بڑوں کو چھوٹے ادب سے سلام کرتے ہیں

کبھی نہ کام لیں خود غرضیوں سے اہلِ وطن ٭ کلامِ حق کا سبھی احترام کرتے ہیں

پسند عام ہوں عادات اور عمل سب کے ٭ کہ حسنِ خلق ہی ہر دل کو رام کرتے ہیں

شگفتہ روئی صداقت کا ہے نشاں عیاں ٭ جو خود پسند ہیں تن کر سلام کرتے ہیں

وہی ہر ایک کا چاہو جو چاہو اپنے لیے ٭ جہاں میں خاص جو ہیں وہ یہ کام کرتے ہیں

نئے زمانے کا ہے اقتضا کہ کام کریں ٭ وطن پرست عمل صبح و شام کرتے ہیں

سدا بہار عزائم کا تاج عالم ہے
چمن میں پھول کھلے ہیں کلام کرتے ہیں

قطعہ

طالب ہیں دوستی کے آزادہند والے
دشمن ہیں دشمنی کے آزادہند والے

امن و اماں کے طالب اور جنگ سے گریزاں
رسیا ہیں راستی کے آزادہند والے

تاج

(۹)

نغمۂ آزادیٔ وطن

آزاد نظر حسن بہاراں بخدا آیا — گلشن کو بہاروں کی اداؤں نے سجایا
اس بزم میں کرتوں کے سہارے کوئی آیا — پیغام محبت کا ہر اک سمت سنایا

آزاد ہیں ہم دیس ہے آزاد ہمارا
سکھ چین و مسرت سے ہے دلشاد ہمارا

آزادی کے نغموں سے ہیں معمور فضائیں — خوشبو سے گلستاں کی ہیں مستانہ ادائیں
ہر فرد کی ہیں آج پسندیدہ ادائیں — پڑتی ہیں ہر اک سمت محبت کی نگاہیں

آزاد ہیں ہم دیس ہے آزاد ہمارا
سکھ چین و مسرت سے ہے دلشاد ہمارا

دریاؤں کے دھاروں میں ہے الفت کی روانی — صحراؤں پہ چھائی ہوئی نکہت کی جوانی
ہے مندر و مسجد میں محبت کی کہانی — کیا زندہ جاوید ہے عظمت کی نشانی

آزاد ہیں ہم دیس ہے آزاد ہمارا
سکھ چین و مسرت سے ہے دلشاد ہمارا

ذرّوں میں نظر آتے ہیں الفت کے نظارے — لہروں میں ہواؤں کے ہیں مست اشارے

یہ چاند یہ آکاش یہ سورج یہ ستارے — جھک جھک کے ہمیں دیکھتے ہیں شوق کے مارے

آزاد ہیں ہم دیس ہے آزاد ہمارا
سکھ چین و مسرت سے ہے دلشاد ہمارا

شائستہ تمناؤں کا انجام نیا ہے — قانون نیا ضابطہ اقوام نیا ہے

مے خانۂ الفت کا ہر اک جام نیا ہے — اور ساقیٔ میخانہ کا پیغام نیا ہے

آزاد ہیں ہم دیس ہے آزاد ہمارا
سکھ چین و مسرت سے ہے دلشاد ہمارا

سنجیدہ و معقول ہے اندازۂ گفتار — آزاد فضاؤں میں تمناؤں کے اطوار

دل واقف و آگاہ نظر صاحبِ اسرار — برکاتِ محبت ہیں یہ سب جلوۂ انوار

آزاد ہیں ہم دیس ہے آزاد ہمارا
سکھ چین و مسرت سے ہے دلشاد ہمارا

بدلے ہوئے ایام ہیں بدلے ہوئے تیور — رقصاں ہیں نگاہوں میں تمنا کے مناظر

ہر نوع بشر یہ نازاں ہے سراسر — بیتاب ہے دل خدمتِ انسان کی خاطر

آزاد ہیں ہم دیس ہے آزاد ہمارا
سکھ چین و مسرت سے ہے دلشاد ہمارا

ہم عزت و ناموسِ وطن زندہ کریں گے ٭ تاریک روایات درخشندہ کریں گے
ہم اپنی تمناؤں کو پائندہ کریں گے ٭ ہر ذرہ تقدیر کو تابندہ کریں گے

آزاد ہیں ہم دیس ہے آزاد ہمارا
سکھ چین و مسرت سے ہے دلشاد ہمارا

بے خوف جوانوں کو بنائیں گے جگت میں ٭ نظروں میں حقیقت کو سمائیں گے جگت میں
نفرت کو محبت سے مٹائیں گے جگت میں ٭ اور لطف و مروت کو بڑھائیں گے جگت میں

آزاد ہیں ہم دیس ہے آزاد ہمارا
سکھ چین و مسرت سے ہے دلشاد ہمارا

ہم قوم میں اب علم و ادب عام کریں گے ٭ آزاد ہیں ہم دل سے ہر اک کام کریں گے
انسان کی عظمت کا سرانجام کریں گے ٭ اور دورِ مصائب کے سب ایام کریں گے

آزاد ہیں ہم دیس ہے آزاد ہمارا
سکھ چین و مسرت سے ہے دلشاد ہمارا

آزاد علم ملک کا لہراتے رہیں گے ٭ اور اپنی تمناؤں کو بہلاتے رہیں گے
الطاف کی ہم بارشیں برساتے رہیں گے ٭ اے تاج ستاروں کو بھی شرماتے رہیں گے

آزاد ہیں ہم دیس ہے آزاد ہمارا
سکھ چین و مسرت سے ہے دلشاد ہمارا

جناب من!

تسلیم۔ میں اپنی یہ تصنیف "موسومہ نغمانِ وطن" بہ جشن آزادی مادر وطن ہند ۱۹۵۶ء اہل ملک کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ یہ بہ لحاظ ادب کوئی گرانقدر اور غیر معمولی شہ کار تو نہیں ہے۔ البتہ اس میں وطن دوستی اور ان جذبات کا عکس ضرور ہے جو ہر محبِ وطن کے دل میں موجود ہیں۔ فقط

محمد تاج الدین تاجؔ
اورنگ آباد۔ دکن
نائب محاسب ڈسٹرکٹ جیل نظام آباد دکن

مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۵۶ء م ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۷۵ھ

رحمٰن پریس اعظم روڈ بڑا بازار نظام آباد